QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

موثر اسلامی تبلیغ کے لیے مطلوبہ مہارتیں؛ عصر حاضر کے تناظر میں

Essential Skills for Effective Islamic Preaching: A Contemporary Perspective

Dr. Faryal Umbreen
Assistant Professor, International Islamic University, Islamabad.
Email: faryal.umbreen@iiu.edu.pk
Samreen Akram
Doctoral Candidate, Dept. of Islamic Studies, G.C University Faisalabad.
Email: samreenakram97@gmail.com
Raheela Imtiaz
Doctoral Candidate, Department of Usuluddin, International Islamic University, Islamabad.
Email: raheelaimtiaz.853@gmail.com

Prophetic guidance has emphasized the importance of equipping da'wah (Islamic preaching) with both sincerity and skill. The final Prophet ﷺ was sent as a universal messenger, leaving his followers with the responsibility to carry the message of Islam forward until the Day of Judgment. In this context, Allah SWT addresses the Ummah: "You are the best community raised up for humanity; you enjoin what is right and forbid what is wrong." Given the complexity of the modern world, successful da'wah now requires specialized knowledge and skills that are relevant to contemporary challenges. This paper seeks to explore the essential skills needed for effective da'wah in today's world. Divided into two sections, the first part analyzes the growing need for da'wah amidst modern societal challenges. The second section delves into specific skills that are indispensable for a successful da'i (preacher), offering recommendations for skill development and effective engagement. This study aims to support da'wah efforts by providing practical insights that align with current societal contexts.

Keywords: Da'wah, Islamic Preaching, Contemporary Skills, Modern Da'i, Effective Da'wah Techniques, Islamic Communication Skills.

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor
اردو جرائد اشاریہ
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تعارف:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حکیم مطلق نے ہر مخاطبِ دعوت قوم کے مزاج و حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، اس کی اعلیٰ ترین مہارتوں کے مقابل نہایت ممتاز و بے مثال مہارتوں کے ساتھ اپنے ان نمائندوں کو لیس کر کے میدانِ دعوت میں اتارا چنانچہ جادو سے مرعوب قوم میں عصائے کلیم اور یدِ بیضا، اپنی قوت بیان پر نازاں عربوں کے سامنے { فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ }[1] کی تحدّی لے کر آنے والا قرآن عظیم الشان اس حقیقت کی نمایاں ترین مثالوں میں سے ہیں، سلسلہ ہدایت و دعوت الی اللہ کی آخری کڑی خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کو نہ صرف تمام جہانوں[2] بلکہ تمام انسانوں[3] کے لیے مبعوث فرمایا گیا اور آپ کے بعد آپ کی امت کو یہ گراں بار ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ تا قیامت دعوتِ الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتی رہے گی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ[4]

ترجمہ: اب تم وہ بہترین امت ہو جو انسانوں کے لیے نکالی گئی ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور منکر سے منع کرتے ہو۔

عصر حاضر میں مختلف مہارتوں کی تحصیل کے ذریعے مؤثر شخصیت کی تشکیل کی اہمیت کسی صاحب نظر سے پوشیدہ نہیں۔ فی زمانہ ہر شعبہ زندگی میں متخصصین کی تیاری اور حسب ضرورت متعلقہ شعبہ میں اس کے ماہرین کو قابل اعتماد جان کر ان سے رجوع کیا جاتا ہے۔ چنانچہ عصر حاضر میں دعوت دین کا کام بھی تخصیص اور مہارت کا متقاضی ہے۔ اس تحقیقی مقالے کا ہدف ان مہارتوں کی نشاندہی کرنا ہے جو عصرِ حاضر میں داعیٔ دین کی کامیابی میں معاون و مددگار ہو سکتی ہیں۔ مقالہ دو مباحث پر مشتمل ہے۔

مبحث اول: دعوت دین کی ضرورت عصر حاضر میں

مبحث دوم: داعی دین کے لیے مطلوبہ مہارتیں

پہلے مبحث میں عصر حاضر میں دعوت دین کی ضرورت پر عقلی اور نقلی دلائل دیے گئے ہیں جبکہ مبحث دوم میں داعی دین کے لیے مطلوبہ مہارتوں کی مختصر وضاحت کرتے ہوئے مقالے کے آخر میں سفارشات و تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

داعیٔ دین کیلئے مطلوبہ مہارتیں:

تاریخ انسانی کا طالب علم اس حقیقت کو بخوبی جانتا ہے کہ خالقِ کائنات نے روئے زمین پر کثیر تعداد میں انبیاء و رُسل مبعوث فرمائے[5] جن کو دعوت الی اللہ سونپا گیا۔ { يَاقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ }[6] اور { اعْبُدُوا اللَّهَ }[7] اور کی صدائیں بلند کرتے ہوئے ان پاکیزہ نفوس نے راہ

---

[1] Al-Baqarah 23:2.
[2] Al-Furqan 1:25.
[3] Saba 28:34.
[4] Aal-e-‘Imran 110:3.
[5] Al-Nahl 36:16, Fatir 24:35.
[6] Nuh 2:71.
[7] Nuh 3:71.

راست سے بھٹکی ہوئی انسانیت کے لیے انذار و تبشیر کی ذمہ داری بہ طریق احسن ادا کی۔ یہاں ایک اہم حقیقت مد نظر رکھنی چاہیے کہ حکیم مطلق نے ہر مخاطبِ دعوت قوم کے مزاج وحالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، اس کی اعلیٰ ترین مہارتوں کے مقابل نہایت ممتاز و بے مثال مہارتوں کے ساتھ اپنے ان نمائندوں کو لیس کر کے میدانِ دعوت میں اتارا چنانچہ جادو سے مرعوب قوم میں عصائے کلیم اور یدِ بیضا، اپنی قوت بیان پر نازاں عربوں کے سامنے {فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ} [8] کی تحدّی لے کر آنے والا قرآن عظیم الشان اس حقیقت کی نمایاں ترین مثالوں میں سے ہیں، سلسلہ ہدایت و دعوت الی اللہ کی آخری کڑی خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کو نہ صرف تمام جہانوں[9] بلکہ تمام انسانوں[10] کے لیے مبعوث فرمایا گیا اور آپ کے بعد آپ کی امت کو یہ گراں بار ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ تا قیامت دعوتِ الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتی رہے گی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

{كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ} [11]

ترجمہ: اب تم وہ بہترین امت ہو جو انسانوں کے لیے نکالی گئی ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور منکر سے منع کرتے ہو۔

اور فرمایا:

{وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [12]

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں امتِ وسط بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو جائیں۔

امام ابن عاشور فرماتے ہیں:

{وَ (النَّاسُ) عَامٌّ وَالْمُرَادُ بِهِمُ الْأُمَمُ الْمَاضُونَ وَالْحَاضِرُونَ وَهَذِهِ الشَّهَادَةُ دُنْيَوِيَّةٌ وَأُخْرَوِيَّةٌ. فَأَمَّا الدُّنْيَوِيَّةُ فَهِيَ حُكْمُ هَاتِهِ الْأُمَّةِ عَلَى الْأُمَمِ الْمَاضِينَ وَالْحَاضِرِينَ بِتَبْرِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ بِالرُّسُلِ الْمَبْعُوثِينَ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَبِتَضْلِيلِ الْكَافِرِينَ مِنْهُمْ بِرُسُلِهِمْ وَالْمُكَابِرِينَ فِي الْعُكُوفِ عَلَى مِلَلِهِمْ بَعْدَ مَجِيءِ نَاسِخِهَا وَظُهُورِ الْحَقِّ} [13]

ترجمہ: اور (النَّاسُ) کا لفظ عام ہے اور اس سے مراد گزشتہ و موجودہ تمام امتوں کے لوگ ہیں، اور یہ شہادت دنیا اور آخرت دونوں میں ہے، دنیاوی شہادت میں ایک بات یہ ہے کہ یہ امت ماضی کی امتوں اور موجودہ افراد کو اسلام کی دعوت دے تاکہ یہ دعوت رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے قائم مقام ہو جائے اور گزشتہ ادیان کے ناسخ اور الحق (اسلام) کے ظہور کے بعد اعراض کرنے والوں کے خلاف اہل ایمان کی گواہی مکمل ہو جائے۔ سید مودودی رقمطراز ہیں:

[8] Al-Baqarah 23:2.

[9] Al-Furqan 1:25.

[10] Saba 28:34.

[11] Aal-e-'Imran 110:3.

[12] Al-Baqarah 143:2.

[13] Al-Tahrir wa al-Tanwir, Juz 2:20.

انبیاء کی قائم مقام ہونے کی حیثیت سے اس امت کا یہ مقام قرار پایا کہ اگر یہ شہادت کا حق ادا کر دے اور لوگ درست نہ ہوں تو یہ اجر پائے گی اور لوگ پکڑے جائیں گے، اور یہ حق کی شہادت دینے میں کوتاہی کرے، یا حق کی بجائے الٹی باطل کی شہادت دینے لگے تو لوگوں سے پہلے یہ پکڑی جائے گی۔ اس سے خود اس کے اعمال کی بازپرس بھی ہوگی اور ان لوگوں کے اعمال کی بھی جو اس کے صحیح شہادت نہ دینے یا غلط شہادت دینے کی وجہ سے گمراہ اور مفسد اور غلط کار رہے۔[14]

شہادت حق کے قول ثقیل کو محسوس کرنے میں امام الانبیاء کی کیفیت کی ایک جھلک حضرت عبد اللہؓ بن مسعود کی زبانی سورۃ النسآء کی آیت {فَكَيْفَ إِذا جِئْنا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنا بِكَ عَلى هؤُلاءِ شَهِيداً}[15]

سن کر چشم ہائے مبارک سے آنسوؤں کا سیل رواں جاری ہونے میں دیکھی جا سکتی ہے۔ دعوت دین کو انسانوں تک پہنچانے کے لیے رحمت عالم ﷺ کا سوز دروں ہر داعی دین کے لیے مشعل راہ ہے جس کی گواہی خود رب کریم نے ان الفاظ میں دی:

{فَلَعَلَّكَ باخِعٌ نَفْسَكَ عَلى آثارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهذَا الْحَدِيثِ أَسَفاً}[16]

ترجمہ: اچھا تو اے نبی ﷺ شاید آپ ان کے پیچھے اپنی جان کھو دینے والے ہیں اگر یہ اس تعلیم پر ایمان نہ لائے۔

چنانچہ دعوت الی اللہ کا مطلب صرف بات پہنچا کر ایک طرف ہو جانا نہیں بلکہ داعی دین کا اصل کام مخاطبین کے دلوں پر دستک دینا ہے اور حسب استطاعت دعوت دین کو بھرپور تیاری کے ساتھ ان کے دل و دماغ تک پہنچانے کے لیے ہر ممکنہ تدابیر اختیار کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ عصر حاضر میں مختلف مہارتوں کی تحصیل کے ذریعے مؤثر شخصیت کی تشکیل کی اہمیت کسی صاحب نظر سے پوشیدہ نہیں۔ فی زمانہ ہر شعبہ زندگی میں متخصصین کی تیاری اور حسب ضرورت متعلقہ شعبہ میں اس کے ماہرین کو قابل اعتماد جان کر ان سے رجوع کیا جاتا ہے۔ چنانچہ عصر حاضر میں دعوت دین کا کام بھی تخصیص اور مہارت کا متقاضی ہے۔ اس تحقیقی مقالے کا ہدف ان مہارتوں کی نشاندہی کرنا ہے جو عصرِ حاضر میں داعیٔ دین کی کامیابی میں معاون و مددگار ہو سکتی ہیں۔ مقالہ دو مباحث پر مشتمل ہے۔

مبحث اول: دعوت دین کی ضرورت عصر حاضر میں **مبحث دوم: داعی دین کے لیے مطلوبہ مہارتیں**

مبحثِ اول: دعوتِ دین کی ضرورت۔۔ عصر حاضر میں

دعوت دین سے مراد:

دعوت کا مصدر دعا ہے جس کے معنی ہیں پکارنا[17]، محمد ابو الفتح البیانونی لکھتے ہیں:

> دعوت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ اس سے مراد تمام انسانوں کو اسلام کی دعوت اور اس کی طرف ہر زمانے اور ہر جگہ پر مختلف اصناف اور ازمنہ کے مخاطبین دعوت کے لیے موزوں اسالیب و وسائل استعمال کرتے ہوئے قول و عمل کے ذریعے رہنمائی دینا ہے۔[18]

---

[14] Shahadat-e-Haq, 9.

[15] Al-Nisa 41:4.

[16] Al-Kahf 6:18.

[17] Al-Mufradat fi Gharib al-Qur'an li al-Imam Raghib al-Isfahani, Kitab al-Dal, 177.

اور دین کا لغوی معنی طریقہ یاراستہ ہے۔ اصطلاحا دین سے مراد اسلام کا ضابطہ حیات ہے جس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلامَ دِيناً}[19]

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے، اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے، اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

پھر یہ واضح اعلان بھی کر دیا گیا کہ اسلام کے سوا کوئی دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول نہیں۔ انسانیت سے یہی دین اللہ تعالیٰ کا محبوب دین رہا ہے اور اپنے محبوب بندوں کا نام اس نے ہمیشہ مسلمان رکھا ہے۔

{وَجاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهادِهِ هُوَ اجْتَباكُمْ وَما جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْراهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيداً عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَداءَ عَلَى النَّاسِ}[20]

ترجمہ: اور جہاد کرو اللہ کی خاطر جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں منتخب کر لیا ہے اور تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی، تمہارے باپ ابراہیم کی ملت، اس نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس امت میں بھی (تمہارا نام مسلم ہے) تاکہ یہ رسول ﷺ تم پر گواہ ہوں اور تم لوگوں پر گواہی دو۔

عصر حاضر میں دعوت دین کی ضرورت:

عصر حاضر میں دعوت دین کے فریضے کی ادائیگی کی ضرورت و اہمیت کو دو طرح سے دیکھا جا سکتا ہے۔

۱۔ عقلی استدلال

۲۔ نقلی استدلال

عقلی استدلال:

آج کا انسان بالعموم ہر بات کو عقل کے پیمانے پر جانچنے کا متمنی رہتا ہے تو غور کرنے سے یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ دین کی دعوت عصر حاضر کے انسان کے لیے انتہائی ناگزیر ہے۔ دنیا بھر میں بڑھتے ہوئے جرائم، جنگ و جدل، ظلم و ستم، ناانصافی، خاندانی نظام کی تباہی، مختلف طبقاتِ انسانی کا باہمی تصادم، اور ذہنی دباؤ کی زیادتی سے تنگ آکر انسانیت ایسے نظام کی تلاش میں سرگرداں ہے جو اسے امن و سکینت کی دولت سے آشنا کرے۔ فوری انصاف کی فراہمی اور باہمی محبت و احترام کی فضا میں مطمئن و خوش گوار زندگی بسر کرنے کا راستہ دکھائے۔

نیز انسان کا خود نیکی پر قائم رہنا بھی اسی وقت ممکن ہے جبکہ وہ اپنے ماحول کو نیکی کی طرف راغب کرنے کی پر خلوص کوششیں جاری رکھے۔ اس کی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی شخص خود تو گلی میں کوڑا کرکٹ پھینکنے سے احتراز کرے مگر پڑوسیوں کو ایسا کرنے سے منع کرنے کی جرأت نہ کر سکے تو جب بیماریاں پھیلیں گی تو اس کے گھر کو بھی لپیٹ میں لے لیں گی، آخر سفید لباس پہن کر کوڑے کے

[18]Al-Madkhal ila 'Ilm al-Da'wah, 39.
[19]Al-Ma'idah 3:5.
[20]Al-Hajj 78:22.

ڈھیر پر کھڑا رہنے والے شخص کے کپڑے کب تک صاف رہ سکیں گے؟ اگر اُس نے کوڑے کرکٹ ٹھکانے لگانے کی کوشش نہ کی تو ہوا کے ساتھ گندگی کے اثرات اس کے لباس کو بھی داغ دار ضرور کریں گے۔

چنانچہ انسانی عقل اس بات کی متقاضی ہے کہ امر بالمعروف و نھی عن المنکر ہر گزشتہ دور کی طرح آج کے انسان کی بھی بنیادی ضرورتوں میں سے ہے۔ یہاں ایک امر بالخصوص توجہ کے لائق ہے کہ دین اسلام کی حقانیت اور بہترین طرز زندگی پر ایمان رکھنے والے اکثر افراد بھی آج اسلام کو اپنی عملی زندگی میں پوری طرح نافذ کرنے میں ناکام ہیں لہذا داعی دین کو دو طبقات انسانی تک اپنی دعوت موثر انداز میں پہنچانے کی ضرورت ہے۔

۱۔ مسلمان افراد جو عقیدے کے ضعف اور عمل میں نمایاں کوتاہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

۲۔ غیر مسلم افراد کہ جو اسلام کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔

نقلی استدلال:

دعوت دین کی اہمیت پر بے شمار دلائل میں سے چند ایک کا ذکر ہی یہاں ممکن ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

> اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اچھائی کا حکم اور برائیوں کی مخالفت کرتے رہو ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل فرمادے گا تم دعائیں کروگے لیکن قبول نہ ہوں گی۔[21]

نیز امت مسلمہ کو بہترین امت کا خطاب دیے جانے کا سبب فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ادائیگی بتایا گیا۔ امام طبری حج کے موقع پر حضرت عمرؓ بن الخطاب کا قول نقل فرماتے ہیں:

{يا أيها الناس، من سره أن يكون من تلك الأمة، فليؤد شرط الله منها}[22]

ترجمہ: اے لوگو! تم میں سے جسے اس امت میں شمار ہونا پسند ہے اس چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ شرط کو پورا کرے۔

خسارے سے بچنے کا واحد راستہ بھی یہی ہے کہ ایمان و عمل صالح کے ساتھ ساتھ تواصی بالحق اور تواصی بالصبر کا اہتمام کیا جائے۔[23]

صاحب التحریر والتنویر اس کی تفصیل میں ایک لطیف نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

وَعُطِفَ عَلَى عَمَلِ الصَّالِحَاتِ التَّوَاصِي بِالْحَقِّ وَالتَّوَاصِي بِالصَّبْرِ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ مِنْ عَمَلِ الصَّالِحَاتِ، عَطْفَ الْخَاصِّ عَلَى الْعَامِّ لِلِاهْتِمَامِ بِهِ لِأَنَّهُ قَدْ يُغْفَلُ عَنْهُ، يُظَنُّ أَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ هُوَ مَا أَثَرُهُ عَمَلُ الْمَرْءِ فِي خَاصَّتِهِ، فَوَقَعَ التَّنْبِيهُ عَلَى أَنَّ مِنَ الْعَمَلِ الْمَأْمُورِ بِهِ إِرْشَادَ الْمُسْلِمِ غَيْرَهُ وَدَعْوَتَهُ إِلَى الْحَقِّ، فَالتَّوَاصِي بِالْحَقِّ يَشْمَلُ تَعْلِيمَ حَقَائِقِ الْهُدَى وَعَقَائِدِ الصَّوَابِ وَإِرَاضَةِ النَّفْسِ عَلَى فَهْمِهَا بِفِعْلِ الْمَعْرُوفِ وَتَرْكِ الْمُنْكَرِ}.[24]

---

[21]Musnad Ahmad, Juz 1:449.

[22]Tafsir al-Tabari, Juz 7:102.

[23]Al-Asr 1-4:103.

[24]Al-Tahrir wa al-Tanwir, Juz 30:532-533.

تواصی بالحق اور تواصی بالصبر کا اعمال صالحہ پر عطف (عام پر خاص کے عطف) کے ضمن میں شمار ہوتا ہے اور اس کا مقصد ان دونوں کی اہمیت کو ظاہر کرنا ہے کیونکہ اکثر اوقات عمل صالح کو بندے کے خود کرنے کا کام سمجھ کر ان دونوں سے غفلت برتی جاتی ہے چنانچہ اس عطف کے ساتھ اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ مسلمان کے فرائض میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعے دوسروں کی رہنمائی، ان کو دعوت دینا، حقائق ہدایت کی تعلیم اور صحیح عقائد سمجھانا بھی شامل ہے۔

حقیقی کامیابی کے متلاشی کے لیے بھی دعوت دین کا کام کرنا ضروری ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

{وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ}[25] ترجمہ: اور تم میں ایک گروہ لازما ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ہیں۔

آج مسلمان پوری دنیا میں جان و مال، عزت و آبرو کے معاملے میں جگہ جگہ بری طرح ستائے جا رہے ہیں۔ اور بہ زبان حال پکار رہے ہیں کہ: {مَتَى نَصْرُ اللَّهِ}[26]

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت کا وعدہ یوں فرمایا ہے:

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ}[27]

ترجمہ: اے اہل ایمان! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا کرے گا۔

اللہ کے دین کی طرف پکارنے والوں کو عباد اللہ کے درجے سے بلند تر درجہ انصار اللہ[28] پر فائز کرنے والی ذات عالی شان کا وعدہ ہے کہ:

{وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ}[29]

ترجمہ: اور جو اللہ تعالیٰ کی مدد کرے گا، اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اس کی مدد کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بے پناہ قوت کا مالک اور بڑے غلبے والا ہے۔ سید قطب لکھتے ہیں:

> آج فریضہ دعوت اور اس کا دائرہ کار، آج سے پہلے کے تمام ادوار کی بہ نسبت، کہیں زیادہ سنگین اہمیت کا حامل ہے حقیقت یہ ہے کہ اب مسلمانوں کے لیے دعوت کی نوعیت محض تذکیر و یاددہانی کی نہیں رہی بلکہ اب یہ قریب قریب ایک تعمیر نو کا کام ہے۔ ایک عمارت جو بوسیدہ اور جس کی بنیادیں بڑی حد تک کھوکھلی ہو رہی ہیں اسے انھی بنیادوں کو مضبوط کر کے نئے سرے سے اُٹھایا جاتا ہے جبکہ دوسری جانب صورت حال یہ ہے کہ اقوام عالم اس امت پر ہر طرف سے پل پڑی ہیں جس کی رسول اللہ ﷺ نے کبھی پیشین گوئی فرمائی تھی۔

---

[25]Aal-e-'Imran 104:3.

[26]Al-Baqarah 214:2.

[27]Muhammad 7:47.

[28]Aal-e-'Imran 52:3, Al-Saff 14:61.

[29]Al-Hajj 40:22.

خلاصۂکلام یہ ہے کہ دعوت دین کا فریضہ ہر دور کی طرح آج بھی امت مسلمہ کے بہترین امت ہونے کا سبب، خسارے سے بچاؤ کا ضامن، حقیقی کامیابی تک رسائی کے لیے ناگزیر اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد کا مستحق بنانے والا عمل ہے۔

مبحث دوم داعی دین کے لیے مطلوبہ مہارتیں

گزشتہ صفحات میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ عصر حاضر میں تخصص کی ضرورت ماضی سے کہیں زیادہ بڑھ کر محسوس کی جاتی ہے۔ دین اسلام بھی ہر کام کو احسان کے ساتھ کرنے کی تحسین کرتا ہے۔ لہٰذا دعوت دین کا کام بھی ضروری مہارات کے حصول کے بغیر نہ صرف بطریق احسن ممکن نہیں بلکہ عین امکان ہے کہ دین کے لیے ضرررساں ثابت ہو۔ جیسا کہ سید قطب فرماتے ہیں۔

یہ جاننا انتہائی اہم ہے کہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا کام کیونکر کیا جائے۔ آج جس بحران سے عالم اسلام گزر رہا ہے، ایک شدید اور سنگین بحران ہے۔ بلکہ شاید عالم اسلام کو اپنی تاریخ میں پیش آنے والے بحرانوں میں یہ شدید ترین بحران ہے۔ پھر اسلام کو جڑ سے اٹھا کر پھینک دینے کے لیے جس طرح دشمن آج اکٹھے ہوئے ہیں شاید اتنے بڑے پیمانے پر اور اس قدر شدت سے دنیا آج تک اسلام کے خلاف کبھی اکٹھی نہیں ہوئی۔ جبکہ انسانیت کو اسلام کی ضرورت آج بھی اتنی ہی ہے جتنی کہ اس وقت تھی جب یہ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ چنانچہ جب تک ہم دعوت کے راستے میں پوری بصیرت اور دانائی سے قدم اٹھانے کے قابل نہیں ہوتے اور جب تک اس راستے میں ہم وثوق اور پختگی کے ساتھ آگے بڑھنے کی صلاحیت حاصل نہیں کر پاتے، تب تک ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے اصل ہدف تک پہنچنے میں کامیابی سے محروم رہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہماری بہت سی جدوجہد اور محنت بھی نتیجہ خیز ہونے کی بجائے ادھر ادھر صرف ہوتی رہے۔[30]

عصر حاضر میں داعی دین کے لیے مطلوبہ مہارتوں کے حصول کے ضمن میں قرآن کریم کے دو آیات کا ذکر یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مہارات کا حصول عین مطلوب الہیٰ ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

{ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ}[31]

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ذریعے دعوت دو اور ان سے بطریق احسن مجادلہ کرو۔

اور فرمایا:

{وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ}[32]

[30] Sayyid Qutb, Da'wat ka Minhaj kya ho, Urdu Istifadah Hamid Kamal al-Din, Matbu'at Iqaz, 6-A Zaildar Park Ichhra Lahore, Taba 1, Dhul-Qa'dah 1428 H, November 2007, 18.

[31] Al-Nahl 125:16.

[32] Al-Anfal 60:8.

ترجمہ: اور تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلے کے لیے تیار رکھو تاکہ اس کے ذریعے سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں اور ان دوسرے اعداء کو خوفزدہ کردو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔

قوت کی تیاری میں مومن کی ذاتی صلاحیتوں کی نشو و نما اور مضبوط شخصیت سازی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، چنانچہ داعی دین کو اپنی دعوت بہترین انداز میں مخاطبین تک پہنچانے کے لیے اپنے زمانہ کے حالات کا صحیح ادراک کرتے ہوئے ایسی مہارتیں حاصل کرنا ضروری ہیں جو دعوت دین کے کام کو مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے میں معاون و مددگار ثابت ہو سکیں۔

باحثہ کی رائے میں ایک داعی دین کو بنیادی دینی اوصاف کے ساتھ ساتھ درج ذیل مہارتوں کے حصول کے ذریعے اپنی شخصیت کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تاکہ اس کی دعوت مؤثر ثابت ہو سکے۔

۱۔ معرفت ذات و تنظیم جذبات

۲۔ تنظیم ذات و اوقات

۳۔ مثبت تنقیدی و تخلیقی طرز فکر

۴۔ تجزیہ کی صلاحیت اور مسائل کے حل کی مہارت

۵۔ مشکلات سے نمٹنے کا فن

۶۔ مضبوط قوت ارادی و قوت فیصلہ

۷۔ تفہیم نفسیات کی مہارت

۸۔ ایک سے زائد زبانوں پر عبور

۹۔ مؤثر ابلاغ کی مہارت

۱۰۔ جدید ٹیکنالوجی کی معرفت اور مثبت استعمال کی مہارت

اس مبحث میں ان مہارتوں کے بارے میں مختصر وضاحت کی جائے گی اگرچہ ان میں سے ہر ایک مہارت کی وسعت کا احاطہ ایک سے زائد کتابوں میں سمونے کی کوشش کے باوجود ممکن نہیں۔

۱۔ معرفت ذات و تنظیم جذبات

معرفتِ ذات کے لیے عصر حاضر میں SWOT Analysis کی اصطلاح مستعمل ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ فرد اپنی ذات کے بارے میں خود آگاہی کے عمل سے گزرے۔ چنانچہ داعیٔ دین کو اپنے عظیم الشّان مشن کی کامیابی کے لیے سب سے پہلے خود کو اچھی طرح جاننا

ہو گا۔ تنہائی میں بیٹھ کر اپنی قوتوں، صلاحیتوں، کمزوریوں، میسر مواقع اور ممکنہ درپیش خطرات و چیلنجز کو باقاعدہ تحریر کر لینا بے حد مفید عمل ہے۔ فرمانِ الٰہیٰ ہے:

{بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ % وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَه}[33]

ترجمہ: بلکہ انسان اپنے نفس کو خوب جانتا ہے چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے۔

اپنی ذات کے ادراک کے بعد پہلا کام اپنے جذبات کی تنظیم ہے۔ جذباتی عدم توازن کی حامل شخصیت کے لیے دعوت دین کی کٹھن راہوں سے کامیابی کے ساتھ گزرنا ممکن نہیں۔ چنانچہ محبت اور غصہ امید اور مایوسی جیسے دیگر جذبات کو قرآن وسنت کی تعلیمات کے تابع کرنا بے حد ضروری ہے۔ اسی حقیقت کی طرف حدیث نبوی ﷺ میں اشارہ ہے۔

من أحب لله وأبغض لله وأعطى لله ومنع لله فقد استكمل الإيمان [34]

ترجمہ: جس نے اللہ کی خاطر محبت کی اور اللہ کی خاطر نفرت کی اور اللہ کی خاطر روک لیا پس اس نے ایمان کی تکمیل کر لی۔

۲۔ تنظیم ذات واوقات

ایک غیر منظم شخصیت ذاتی زندگی میں بھی اپنے اہداف کو حاصل کرنے میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکتی کجا کی دعوت دین کا عظیم الشان کام درپیش ہو اور داعی دین اپنی ذات میں الجھا ہوا، اپنے کاموں کی ضروری تنظیم کی صلاحیت سے عاری ہو اور پھر غلبۂ اسلام کے خواب بھی دیکھتا رہے۔

اسلام کا نظامِ عبادات خود اس تربیت کے لیے بہترین ذریعہ ہے کہ داعیِٔ دین نہ صرف اپنی ذات اور اس سے متعلقہ چیزوں میں منظم رہے، بلکہ اپنے وقت کی مؤثر تنظیم و منصوبہ بندی کی مہارت کے ذریعے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ دعوتِ دین کا فریضہ ادا کر سکے۔ سُورۃ العصر پر ایمان رکھنے والا داعی دین کبھی وقت گزارنے یا ضائع کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ عصر حاجر میں اس مہارت کے حصول کے لیے متعدد وسائل اور رہنمائی بآسانی دستیاب ہے۔

۳۔ مثبت تنقیدی و تخلیقی طرز فکر

انسانی سوچ دراصل اس کی زندگی کی سمت کا تعین کرتی ہے۔ یہی قوت محرکہ انسان کو چلاتی ہے۔ لہٰذا سوچ کی قوت کی تربیت نہایت ضروری ہے۔ مثبت سوچ مثبت شخصیت کی غمازی کرتی ہے اور زندگی میں کامیابی کے نئے مواقع کی نشاندہی میں معاون ثابت ہوتی ہے، داعی دین ہر مخاطب دعوت کو اپنا حریف نہیں بلکہ کسی حد تک حلیف جان کر مثبت طرز عمل کے ذریعے اپنی دعوت کو مخاطب کے دل میں پیوست کر سکتا ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ اختلاف کا حق ہر کسی کو ہے۔ تنقید کا حق کسی کسی کو ہے (یعنی وہ جو اس میدان کا ماہر و عالم ہو) اور تذلیل کا حق کسی کو بھی نہیں۔

---

[33] Al-Qiyamah 14-15:75.

[34] Abu Dawood, Hadith No. 5965.

داعیٔ دین کی تنقید طبیب حاذق کی سی ہوتی ہے جو پیغام شفا بنتی ہے اور تخلیقی سوچ کی مہارت کے ذریعے داعی دین کام کی نئی نئی راہیں تلاش کرتا ہے۔ نئے اسالیب دعوت کے ذریعے اپنے مخاطبین کو اسلامی طرز زندگی پر مطمئن کرتا ہے۔

اپنی سوچوں کی معرفت اور پھر سوچ کی قوت کو مثبت تنقید اور تخلیق کی راہ پر لگانے کے لیے قرآن کریم اور سنت مطہرہ ﷺ کے گہرے مطالعے کے ساتھ ساتھ ذہنی ورزشوں سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

۴۔ تجزیہ کی صلاحیت اور مسائل کے حل کی مہارت

عصر حاضر کی متنوع اور کشمکش سے بھرپور انسانی زندگی کا تقاضا ہے کہ داعیٔ دین غور و فکر و تدبر کے ذریعے حالات و شخصیات کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت پروان چڑھائے اور صرف تجزیہ کرنا ہی کافی نہیں اس کے بعد مسائل سے گھبرانے یا میدان چھوڑنے کی بجائے مسائل کے حل تلاش کرنے کی قوت پیدا کرے۔ یہ دماغی مہارات میں سے ایک اہم مہارت ہے جو ہمہ جہت علم میں مسلسل اضافہ کے ساتھ ساتھ خاموشی سے غور و فکر اور تدبر کی عادت کی متقاضی ہے۔ انگریزی میں اس کے لیے Problem solving skill کی اصطلاح مستخدم ہے۔

۵۔ مشکلات سے نمٹنے کی مہارت

داعیٔ دین کی راہ میں مختلف نوعیت کی مشکلات حائل ہوتی ہیں۔ ان مشکلات کی شدت کا صحیح اندازہ اور ان سے نمٹنے کی۔ مہارت داعی دین کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ انگریزی میں اس مہارت کو Dealing with difficult people کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مخاطب کیسا ہی سخت کیوں نہ ہو، حالات کتنے ہی دشوار کیوں نہ ہوں قویٌ عزیزٌ کی نصرت پر یقین رکھنے والا داعیٔ دین سیرت طیبہ کی روشنی میں ان مشکلات سے نمٹنے کی مہارت پیدا کر سکتا ہے اور مشکلات کو سر کرنے کے بعد اخروی انعام سے پہلے دنیا میں بھی حسنۃ کی لذت سے بہرہ مند ہو سکتا ہے۔ اگر داعیٔ دین کو یقین کامل رہے کہ وہ اکبر کا بندہ ہے جو اپنے نبی کی تسلیؔ کے لیے فرماتا ہے:

{وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ % وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ }[35] تو مشکلات کی کتنی خوفناک آندھیاں راستہ روکنے آئیں داعیٔ دین کی پرواز بلند سے بلند تر ہوتی رہے گی۔

۶۔ مضبوط قوت ارادی و قوت فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدمؑ کے بارے میں نہایت مشفقانہ انداز میں فرمایا

{وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا }[36]

ترجمہ: ہم نے اس سے پہلے آدم کو ایک حکم دیا تھا، مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا۔

---

[35] Al-Tur 48:52.

[36] Ta Ha 115:20.

چنانچہ ارادے کی کمزوری انسانی طبیعت میں شامل ہے تاہم تربیت سے اس کمزوری کو قوت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اسی لیے اولوالعزم من الرسل کے الفاظ بھی قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ داعیٔ دین کو باد مخالف سے بار بار واسطہ پڑتا ہے کیونکہ یہ اس راستے کی سنت ہے۔ لہٰذا داعیٔ دین کو مضبوط قوت ارادی اور قوت فیصلہ کی مہارتوں کے حصول پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

۷۔ تفہیم نفسیات کی مہارت

داعیِ دین کو انسانوں کے دل و دماغ تک رسائی کی خاطر ان کی سوچوں اور جذبات پر کام کرنا ہوتا ہے چنانچہ انسانی نفسیات کی تفہیم ایک ایسی مہارت ہے جو داعی دین کی کامیابی کے لیے ناگزیر ہے۔ مخاطب کی نفسیات سے بے خبری کی مثال ایسے دی جاسکتی ہے کہ ماہر امراض چشم کو جراحی قلب کے لیے منتخب کرلیا جائے تو کن نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے؟

عصر حاضر میں انسانی نفسیات پر آسان فہم کتب بآسانی دستیاب ہیں نیز سیرت طیبہ ﷺ کا مطالعہ کرتے ہوئے انسانی نفسیات کی رعایت کا اسوہ داعی دین کی بہترین رہنمائی کرتا ہے۔

۸۔ ایک سے زائد زبانوں کی مہارت

دعوتِ دین، خواہ زبان کے ذریعے دی جائے یا قلم کے ذریعے، مخاطب کے لیے قابل فہم زبان میں داعی دین کی مہارت ناگزیر ہے۔ نبی کریم ﷺ بھی مختلف علاقوں سے آنے والے افراد سے ان کے لہجوں مین گفتگو فرماتے تاکہ وہ مانوس ہوسکیں۔ اسی طرح سیدنا زیدؓ کو عبرانی و سریانی زبانیں سیکھنے کی تاکید اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ داعی دین کو ایک سے زائد زبانوں سے واقفیت ضروری ہے۔ عصر حاضر میں دنیا نہایت مختصر ہو کر، سمٹ کر رہ گئی ہے۔ لہٰذا ایک سے زائد زبانوں میں مہارت داعیِ دین کے پیغام کو بہت وسیع پیمانے پر عام کرسکتی ہے۔ پاکستان کے تناظر میں اپنی علاقائی زبان کے علاوہ اردو، عربی اور انگریزی میں حسب استطاعت مہارت بے حد مفید ہے۔

۹۔ مؤثر ابلاغ کی مہارت

انگریزی کی اصطلاح میں اس مہارت کو Effective Communication skill سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ داعی کو اپنی بات مخاطب تک مؤثر طور پر پہنچانے کے لیے اس مہارت کا حصول لازمی ضرورت ہے۔ گفتگو کا فن ہو یا تحریر کا فن، دونوں اگر مؤثر ابلاغ کی مہارت کے ذریعے حاصل ہوں تو دعوت مؤثر ہوسکتی ہے۔ ادھورا یا غلط ابلاغ دعا کو دغا اور محرم کو مجرم بنا سکتا ہے۔ چنانچہ داعیِ دین کے لیے ابلاغ کے بنیادی ارکان کا فہم و ادراک اور ابلاغ کا ماہرانہ استعمال سیکھنا بہت ضروری ہے۔

۱۰۔ جدید ٹیکنالوجی کی معرفت اور مثبت استعال کی مہارت

علامہ اقبال نے فرمایا تھا:

آئین نو سے ڈرنا، طرز کہن پہ اڑنا، منزل یہی کٹھن ہے، قوموں کی زندگی میں

عصر حاضر میں داعیِ دین کو بدلتے حالات اور ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال سے بے نیاز رہنا اس کے دعوت کے وسیع پیمانے پر پھیلنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے۔ حسب استطاعت جدید ٹیکنالوجی کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہنا اور جن آلات کو اسلام دشمن طاقتیں اسلام کو مٹانے کی

خواہش لے کر استعمال کر رہی ہیں اُن کے تیر انہی پر الٹتے ہوئے انہی آلات ووسائل سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی صدائیں بلند کرنا عصر حاضر کی بہت بڑی ضرورت ہے۔

خلاصہِ بحث

دعوت الی اللہ امت مسلمہ کی دائمی ذمہ داری ہے جسے ہر مسلمان کو حسب استطاعت اپنے دائرۂ اثر کے ہر فرد تک پہنچانا ضروری ہے۔ آج اسلام اور غیر اسلام کے درمیان کشمکش کی شدت ماضی کے مقابلے میں کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ عصر حاضر مہارتوں کے ذریعے مئوثر شخصیت کی تشکیل اور تخصص کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے داعی دین کو اپنی دعوت کے مؤثر ابلاغ کے لیے مطلوبہ مہارتوں سے واقفیت اور حسب استطاعت ان کا حصول ناگزیر ہے۔

سفارشات وتجاویز

مقالہ ہذا کی روشنی میں حسب ذیل سفارشات وتجاویز پیش خدمت ہیں۔

- دعوہ اکیڈمی کی طرز پر داعیان دین کے لیے تربیتی پروگراموں کا وسیع پیمانے پر انعقاد کیا جائے۔
- ہر مسلمان کو داعیٔ دین ہونے کی حیثیت بچپن سے ہی متعارف کروانے میں والدین اور خاندان موئثر کردار ادا کرے۔
- تعلیمی اداروں میں مطالعۂ قرآن و سنت کے روایتی طریقوں کے ساتھ ساتھ جدید تحقیقی انداز میں مطالعہ کو رواج دیا جائے تاکہ ان مہارتوں کے اصلی مصادر تک براہ راست رسائی ممکن ہو سکے۔
- مختلف مہارتوں پر اردو زبان میں سیرت طیبہ کی روشنی میں سادہ اور آسان لٹریچر تیار کیا جائے۔
- نصاب تعلیم میں ان مہارتوں کو متعارف کروایا جائے۔